سورة المائدة

آيات ۲۷ - ۳۳

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ
اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ
اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ
يَّدِیَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّیْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ
بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۚ ﴿٢٩﴾
فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾
فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ
قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ
فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ۛ ۚ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ
اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ

فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَ مَنۡ اَحۡيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡيَا النَّاسَ
جَمِيۡعًا ؕ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَيِّنٰتِ ؗ ثُمَّ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ
ذٰلِكَ فِى الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيۡنَ يُحَارِبُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ
وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ يُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ يُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ
اَرۡجُلُهُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ يُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمۡ خِزۡىٌ فِى الدُّنۡيَا وَ
لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۙ ﴿۳۳﴾

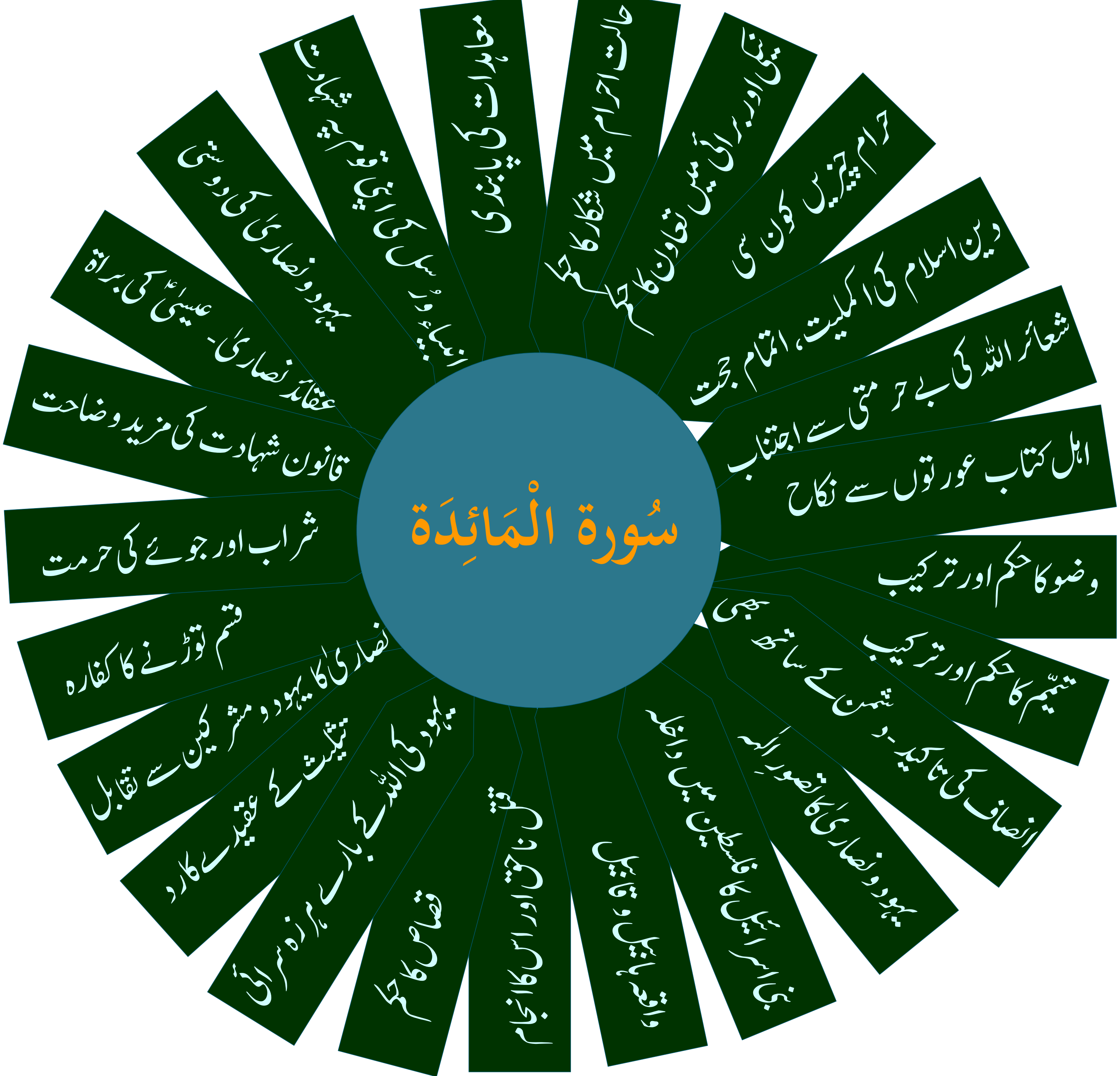
سُورة الْمَائِدَة
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم پر شہادت

اس (پانچویں) رکوع میں

قتل ناحق، ملک میں فساد پھیلانے اور چوری ڈاکے جیسے
جرائم (محاربہ) کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر اور پھر ان
کی سزاؤں کا ذکر

وَ اتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِهِمَا

وَ اتۡلُ عَلَيۡهِمۡ - اور آپ پڑھ کر سنائیں ان کو (ت ل و)

تَلَا يَتۡلُو ، تِلَاوَةً پیچھے آنا، پیروی کرنا، تلاوت کرنا، پڑھ کر سنانا.....

نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ - خبر آدم کے دو بیٹوں کی

بِالۡحَقِّ - حق کے ساتھ (ٹھیک ٹھیک)

اِذۡ قَرَّبَا - جب ان دونوں نے پیش کی

قُرۡبَانًا - ایک قربانی

فَتُقُبِّلَ - تو قبول کی گئی

مِنۡ اَحَدِهِمَا ایک کی دو میں سے

وَلَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۲۷﴾

وَلَمۡ یُتَقَبَّلۡ - اور نہیں قبول کی گئی

مِنَ الۡاٰخَرِ - دوسرے سے

قَالَ - اس نے کہا

لَاَقۡتُلَنَّكَ - میں لازماً قتل کروں گا تجھ کو

قَالَ اِنَّمَا - اس نے کہا صرف

یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ - قبول کرتا ہے اللہ

مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ - تقویٰ کرنے والوں سے

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ
اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ
اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾

اور ذرا انہیں آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ بھی بے کم و کاست سنا دو جب اُن
دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے
کی نہ کی گئی اُس نے کہا "میں تجھے مار ڈالوں گا" اس نے جواب دیا "اللہ تو
متقیوں ہی کی نذریں قبول کرتا ہے

Recite to them the truth of the story of the two sons of Adam. Behold! they each presented a sacrifice (to Allah): It was accepted from one, but not from the other. Said the latter: "Be sure I will slay thee." "Surely," said the former, "Allah doth accept of the sacrifice of those who are righteous.

محمد اقبال

لَئِنۢ بَسَطتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقۡتُلَنِیۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیۡكَ لِاَقۡتُلَكَ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾

بَسَطَ يَبۡسُطُ ، بَسۡطًا
بڑھانا، پھیلانا

لَئِنۢ بَسَطتَّ - البتہ اگر تو بڑھائے گا

اِلَیَّ یَدَكَ - میری طرف اپنا ہاتھ

لِتَقۡتُلَنِیۡ - کہ تو قتل کرے مجھ کو

مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ - تو میں بڑھانے والا نہیں ہوں

یَّدِیَ اِلَیۡكَ - اپنا ہاتھ تیری طرف

لِاَقۡتُلَكَ - کہ میں قتل کروں تجھ کو

اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ - بیشک میں ڈرتا ہوں

رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ - تمام جہانوں کے پروردگار سے

لَئِنۡۢ بَسَطتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقۡتُلَنِیۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیۡکَ
لِاَقۡتُلَکَ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے
کے لیے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں؛

"If you dost stretch your hand against me, to slay me, it is not for me to stretch my hand against you to slay you: for I do fear Allah, the cherisher of the worlds.

محمد اقبال

اِنِّىٓ اُرِيۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِىۡ وَاِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ‌ ۚ وَذٰ لِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيۡنَ‌ۚ ﴿۲۹﴾

اِنِّىٓ اُرِيۡدُ - بیشک میں چاہتا ہوں

اَنۡ تَبُوۡٓاَ - کہ تو لوٹے

بِاِثۡمِىۡ وَاِثۡمِكَ - میرے گناہ کے ساتھ اور اپنے گناہ کے ساتھ

فَتَكُوۡنَ - نتیجاً تو ہو جائے

مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ - آگ والوں میں سے

وَذٰ لِكَ - اور یہ (ہی)

جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيۡنَ - ظلم کرنے والوں کا بدلہ ہے

اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ
وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۚ ﴿٢٩﴾

میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور دوزخی بن
کر رہے ظالموں کے ظلم کا یہی ٹھیک بدلہ ہے

For me, I intend to let you draw on yourself my sin as well as thine, for you will be among the companions of the fire, and that is the reward of those who do wrong.

فَطَوَّعَتۡ لَهٗ نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِيۡهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۳۰﴾

فَطَوَّعَتۡ - پس راضی کیا

طَوَّعَ يُطَوِّعُ ، تَطْوِيْعًا خوشگوار بنانا (II)

لَهٗ - اس کو

نَفۡسُهٗ - اس کے نفس نے

قَتۡلَ اَخِيۡهِ - اپنے بھائی کے قتل پر

فَقَتَلَهٗ - تو اس نے قتل کر دیا اس کو

فَاَصۡبَحَ - تو وہ گیا

مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ - خسارہ اٹھانے والوں میں سے

فَطَوَّعَتۡ لَهٗ نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِيۡهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ
الۡخٰسِرِيۡنَ ۝٣٠

آخر کار اس کے نفس نے اپنے بھائی کا قتل اس کے لیے آسان کر دیا اور
وہ اسے مار کر اُن لوگوں میں شامل ہو گیا جو نقصان اٹھانے والے ہیں

Then the (selfish) soul of the other led him to the murder of his brother: he murdered him, and became (himself) one of the losers.

محمد اقبال

ہابیل و قابیل کا قصہ اور اس کے نتائج (تفاسیر و روایات کی روشنی میں)

- ہابیل اور قابیل آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے
- ہابیل کاشتکار اور فطرتاً نیک ، متقی اور منکسر المزاج جب کہ قابیل کا پیشہ بھیڑ بکریاں چرانا تھا اور وہ مزاج کے اعتبار سے تیز اور فطرتا برائی کی جانب راغب تھا
- دونوں نے اللہ کے حضور اپنی قربانی پیش کی
- ہابیل نے نیک نیتی کے ساتھ خالص اللہ کی رضا کے لئے جو قربانی پیش کی اللہ نے اس قبول فرمایا اور قابیل کی قربانی قبول نہیں کی گئ
- جب قابیل کی قربانی مردود ہو گئ تو اس کا طیش انتقام میں بدل گیا اور اس نے علی الاعلان اپنے بھائی ہابیل کو جان سے مارنے کی دھمکی دے دی
- ہابیل نے کہا کہ اگر تم مجھے مارنے پر ہی تلے ہوئے ہو تو میرا ایسا قطعاً کوئی ارادہ نہیں ہے- بالاخر اس کے نفس اور شیطان نے اس کو اپنے بھائی کے قتل آمادہ کر ہی لیا اور قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا

ہابیل و قابیل کا قصہ اور اس کے نتائج

- تورات میں بھی یہ قصہ مذکور لیکن محض نسل آدم کی ابتدائی تاریخ کے ایک قصے کے طور پر۔ لیکن قرآن نے اس کو اس کی حکمت و موعظت کے ساتھ بیان فرمایا
- یہاں یہ قصہ بطور نمونۂ شر اور ظلم لایا گیا ہے۔ یہ ایک ایسے صریح ظلم کا نمونہ ہے جس کے لئے کوئی وجہ جواز نہ ہو
- یہ قصہ ایک ایسا نمونہ بھی پیش کرتا ہے جو نیک نفسی اور رواداری کا اعلی نمونہ ہے اور یہ نمونہ نہایت ہی پاک طینت اور صلح کل ہے
- یہ قصہ اس جرم کی نقشہ کشی کرتا ہے جو بدی اور صریح ظلم کا مظہر ہے جسے پڑھ کر انسانی ضمیر محسوس کرتا ہے کہ ایسے صریح ظلم کے خلاف قانون قصاص ضروری ہے
- تفاسیر میں اس قصے کی تفصیلات میں بہت کچھ بیان ہوا ہے۔ قرآن نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ نصیحت، تذکیر اور عبرت پزیری کے لیے بالکل کافی ہے

ہابیل و قابیل کا قصہ (اسباق)

- اجتماعی زندگی میں سرفروشی اور ایثار و قربانی بنیادی صفات ہیں، جس کے بغیر کوئی قوم اپنا تشخص باقی نہیں رکھ سکتی، اسی طرح انفرادی زندگی کے باہمی معاملات میں ہمواری حسد و بغض سے دوری، اخلاص اور بے نفسی اس کی بقا کی ضامن ہیں
- اجتماعی خصائص کھودینے کی وجہ سے قومیں اللہ کے عذاب کی مستحق ہو جاتی ہیں، غلامی ان کا مقدر اور امامت کے منصب سے معزول کردی جاتی ہیں
- انفرادی صفات سے محروم ہو کر اشخاص، قابیل کی طرح نامرادی کی علامت
- کوئی اجتماعی زندگی، انفرادی زندگی کی اصلاح کے بغیر استوار نہیں ہوتی
- اپنی محرومیوں کا سبب اپنے بھائی کی خوبیوں کو سمجھ کر حسد کرنا- دین و دنیا کی تباہی
- ایک بے گناہ انسان کا قتل - اللہ کے نزدیک کتنا بڑا جرم

ہابیل و قابیل کا قصہ (اسباق)

- اللہ سے عہد پر قائم رہنے کے لیے سب سے اہم شے -خدا کا ایسا خوف جو سخت سے سخت آزمائش کے موقع پر بھی اس کے قدم راہ حق پر استوار رکھے۔
- نقض عہد کا باعث وہ فاسد جذبات جو شیطان کی اکساہٹ سے پیدا ہوتے ہیں اور بالآخر انسان کو ایسے جرائم پر آمادہ کردیتے ہیں جو عہد الٰہی کے بالکل منافی ہوتے ہیں
- عام فسادِ اخلاق و کردار کے باوجود اللہ کے نیک بندے (یوشع، کالب اور ہابیل کی طرح) اللہ کے عہد پر استوار رہتے ہیں اور اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے
  - ظلم وتعدی کے مقابل میں اپنے آپ کو حق و عدل پر استوار رکھنا
- حق پر اور حق کے لیے مرجانا باطل پر زندہ رہنے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔
- خدا پر ایمان، خدا کی عبادت، عبادت کے لیے اخلاص و تقویٰ کی شرط، عدل کا تصور قتل نفس کا جرم ہونا، جنت اور دوزخ کا عقیدہ، کی تعلیم روزِ اوّل ہی سے۔ اس بات کی تردید کہ ابتدائی انسان حق و عدل کے ان تصورات سے بالکل خالی تھا

ہابیل و قابیل کا قصہ

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو بھی ظلماً قتل کیا جائے گا، تو اس کے خون (کے گناہ) کا ایک حصہ پہلے ابن آدم پر ہوگا، کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کو ایجاد کیا۔ (صحیح البخاری ٣٣٣٤، صحیح مسلم ١٦٧٧، سنن ترمذی ، سنن نسائی ،سنن ابن ماجه، مسنداحمد)
- حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اسلام میں نیک طریقہ ایجاد کیا اور اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا، اس کے لیے بھی اس پر عمل کرنے والوں کی مثل اجر لکھا جائے گا، اور ان کے اجروں میں سے کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس نے اسلام میں کسی برے طریقہ کو ایجاد کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا، اس کے لیے بھی اس پر عمل کرنے والوں کی مثل گناہ لکھا جائے گا اور ان کے گناہوں میں سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (صحیح مسلم ،سنن ابوداؤد، سنن ترمذی ،سنن ابن ماجه، موطا امام مالک ، مسند احمد)

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ لِيُرِيَهٗ كَيۡفَ يُوَارِىۡ سَوۡءَةَ اَخِيۡهِ‌ ؕ قَالَ يٰوَيۡلَتٰٓى

فَبَعَثَ اللّٰهُ - پھر بھیجا اللہ نے

غُرَابًا - ایک کوّا

يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ - (جو) کریدتا ہے زمین میں

بَحَثَ يَبْحَثُ ، بَحْثًا
کریدنا، کھودنا

لِيُرِيَهٗ - تاکہ وہ دکھائے اس کو (یعنی اللہ دکھائے)

أَرَى يُرِي دکھانا (IV)

كَيۡفَ يُوَارِىۡ - (کہ) کیسے وہ چھپائے (و ر ي)

وَارَى يُوَارِي چھپانا (III)

سَوۡءَةَ اَخِيۡهِ - اپنے بھائی کی لاش کو

سَوء. برا ہونا، ہر وہ چیز جو غم میں مبتلا کرے

سَوءة - لاش، جو انسان کو غم میں مبتلا کر دیتی ہے

قَالَ يٰوَيۡلَتٰٓى - اس نے کہا ہائے میری بدبختی

أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِيْ ۚ فَأَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۚۛ ﴿٣١﴾

أَعَجَزْتُ - کیا میں عاجز ہوا

أَنْ أَكُوْنَ - (اس سے بھی) کہ میں ہوتا

مِثْلَ - مثال

هٰذَا الْغُرَابِ - اس کوے کے

فَأُوَارِيَ - تو میں چھپاتا

سَوْءَةَ أَخِيْ - اپنے بھائی کی لاش کو

فَأَصْبَحَ - پھر وہ ہوگیا

مِنَ النّٰدِمِيْنَ - پشیمان ہونے والوں میں سے

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ لِيُرِيَهٗ كَيۡفَ يُوَارِىۡ سَوۡءَةَ اَخِيۡهِ‌ ؕ
قَالَ يٰوَيۡلَتٰٓى اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوۡءَةَ اَخِىۡ‌ ۚ
فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِيۡنَ ۛۚ ﴿۳۱﴾

پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اُسے بتائے کہ اپنے بھائی
کی لاش کیسے چھپائے یہ دیکھ کر وہ بولا افسوس مجھ پر ! میں اس کوے جیسا
بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپانے کی تدبیر نکال لیتا اس کے بعد وہ
اپنے کیے پر بہت پچھتایا

Then Allah sent a raven, who scratched the ground, to show him how to hide the shame of his brother. "Woe is me!" said he; "Was I not even able to be as this raven, and to hide the shame of my brother?" then he became full of regrets

محمد اقبال

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ لِيُرِيَهٗ كَيۡفَ يُوَارِىۡ سَوۡءَةَ اَخِيۡهِ‌ ؕ قَالَ يٰوَيۡلَتٰٓى

- چونکہ یہ پہلا خون تھا جو نسل آدم میں ہوا۔ قتل کے بعد قابیل کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ بھائی کی لاش کا کیا کرے، اسے کیسے dispose off کرے
- اللہ تعالیٰ نے ایک کوّے کو بھیج دیا جو اس کے سامنے اپنی چونچ سے زمین کھودنے لگا۔ کوّے کے اس عمل سے قابیل نے یہ طریقہ سیکھا لاش کو ٹھکانے لگانے کے لیے زمین کھودو، اس میں گڑھا بنا کر، لاش کو اس میں رکھ کر اوپر مٹی ڈال دو
- انسان اللہ کی بھیجی ہوئی رہنمائی سے انکار کرکے کوّے کی رہنمائی قبول کر لیتا ہے
- اللہ کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیتا ہے اور پتھروں کے سامنے جھک جاتا ہے
- انسان وقتی طور پر خواہشات نفس کا اسیر ہو کر بعض دفعہ ایسا کام کر گزرتا ہے جسے کرنے پر اسے بے حد اصرار ہوتا ہے۔ حقیقت میں وہ کام اس کی فطرت کی آواز نہیں ہوتا پھر کر گزرنے پر اسے سراسر ندامت و پشیمانی ہوتی ہے

مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ ۚ ۛ كَتَبۡنَا عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ

اس واقعے کی وجہ سے نہیں بلکہ شر و فساد کی اس ذہنیت کی طرف اشارہ

مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ - اس وجہ سے

كَتَبۡنَا - ہم نے لکھ دیا

عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ - بنی اسرائیل پر

اَنَّهٗ - کہ حقیقت یہ ہے کہ

مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًا - جس نے قتل کیا کسی جان کو

بِغَيۡرِ نَفۡسٍ - بغیر کسی جان کے (بدلے کے)

اَوۡ فَسَادٍ - یا فساد کے (بغیر)

فِى الۡاَرۡضِ - زمین میں

فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا

فَكَاَنَّمَا - تو گویا کہ

قَتَلَ النَّاسَ - اس نے قتل کیا لوگوں کو

جَمِيْعًا - تمام کے تمام

وَمَنْ اَحْيَاهَا - اور جس نے زندہ رکھا اس کو

فَكَاَنَّمَآ - تو گویا کہ

اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا - اس نے زندہ رکھا تمام لوگوں کو

وَلَقَدْ - اور یقیناً

جَآءَتْهُمْ - آچکے ہیں ان کے پاس

رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾

رُسُلُنَا - ہمارے رسول

بِالْبَيِّنٰتِ - واضح (نشانیوں) کے ساتھ

ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا - : پھر بے شک اکثر

مِّنْهُمْ - ان میں سے

بَعْدَ ذٰلِكَ - اس کے بعد

فِى الْاَرْضِ - زمین میں

لَمُسْرِفُوْنَ - یقیناً حد سے تجاوز کرنے والے ہیں

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا
بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ مَنْ
اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا
بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ "جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی" مگر اُن کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسول پے در پے ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے پھر بھی ان میں بکثرت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا
بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ
اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا
بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۳۲

On that account: We ordained for the Children of Israel that if any one slew a person - unless it be for murder or for spreading mischief in the land - it would be as if he slew the whole people: and if any one saved a life, it would be as if he saved the life of the whole people. Then although there came to them Our messengers with clear signs, yet, even after that, many of them continued to commit excesses in the land.

آیات ۳۲ تا ۳۴

قانون قصاص کی بنیاد

....مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا....

قتل ناحق معاشرے کے بگاڑ کی نشانی (گناہ کبیرہ اور جرم عظیم)

- اس آیت مبارکہ میں انسانی جان کی حرمت کا مطلقاً ذکر کیا گیا ہے (بغیر تخصیص کے)
- جس ملت کے اندر قانونِ قصاص جاری کیا گیا ہو اس پر چند لازماً ذمہ داریاں.....

1. ایک قتلِ ناحق صرف ایک انسانی جان کا ضیاع نہیں، بلکہ یہ علامت ہے اس جگہ رہنے والوں میں سے کسی کی جان بھی محفوظ نہیں
2. قتل نفس چونکہ نوع انسانی کے قتل کے مترادف ہے، اس لیے اگر کہیں کوئی قتل ہو جاتا ہے تو یہ ذمہ داری صرف اہل خانہ کی نہیں کہ وہ اس کا کھوج لگائیں بلکہ اس ذمہ داری میں پوری آبادی، بستی اور معاشرہ شریک ہے۔
3. کسی اور کے ہاں قتل نفس کو یہ سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ یہ قتل میرے گھر یا عزیز کا نہیں ہوا، بلکہ اخوت اسلامی کا تقاضہ یہ ہے کہ اس قتل کے سلسلے میں جو مقدور بھر حمایت ومدافعت ہو سکتی ہے، اس سے دریغ نہ کیا جائے

....مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا....

4. اگر کسی آدمی کو اس قتل کے بارے میں کوئی بھی آگاہی ہے تو اس کی گواہی دینا اس کی شرعی اور اخلاقی ذمہ داری ہے اور اگر خدانخواستہ وہ اس کے برعکس جھوٹی گواہی دیتا ہے یا قاتل کی ضمانت دیتا ہے یا قاتل کو پناہ دیتا ہے یا قاتل کی دانستہ وکالت کرتا ہے تو وہ اس جرم میں برابر کا شریک ہے

5. مقتول کے اعزاہ واقربا کی مدد کرنا اور ان کی ڈھارس بندھانا، دراصل نوع انسانی کی حمایت ومدافعت کے برابر ہے اور اسی چیز کو قرآن کریم نے زندگی قرار دیا ہے

- قصاص کا حکم دے کر بنی اسرائیل کو چھوڑ نہیں دیا گیا بلکہ مسلسل ان کی طرف یاد دہانی کے لیے رسول بھیجے جاتے رہے
- لیکن بنی اسرائیل نے اس ساری آگاہی کے باوجود زمین میں ظلم اور اسراف (فساد) سے کبھی کنارہ کشی نہ کی، تاریخ ان کے مظالم کی داستانوں سے بھری پڑی

....مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ....

- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، وَيَقُولُ: مَا أَطْيَبَکِ وَأَطْيَبَ رِيحَکِ، مَا أَعْظَمَکِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَکِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ حُرْمَةً مِنْکِ مَالِهِ وَدَمِهِ، وَأَنْ نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا. (ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، طبراني)

- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا: ”(اے کعبہ!) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہیئے“

- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہوں میں سب سے بڑے گناہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ شرک کیا جائے۔ کسی انسان کو (ناحق) قتل کیا جائے اور والدین کی نافرمانی کی جائے اور جھوٹ بولا جائے۔ (بخاری)

إِنَّمَا جَزَآؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُّقَتَّلُوٓا أَوْ يُصَلَّبُوٓا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ

إِنَّمَا جَزَآؤُا - کچھ نہیں سوائے اس کے جزاء

الَّذِينَ يُحَارِبُونَ - ان لوگوں کی جو لڑتے ہیں

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ - اللہ اور اس کے رسولؐ سے

وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ - اور بھاگ دوڑ کرتے ہیں زمین میں

فَسَادًا - فساد کرنے کو

أَنْ يُّقَتَّلُوٓا - کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں

أَوْ يُصَلَّبُوٓا - یا پھانسی دیئے جائیں

أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ - یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ

وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۳۳

وَاَرْجُلُهُمْ - اور ان کے پاؤں

مِّنْ خِلَافٍ - مخالف (طرف) سے

اَوْ يُنْفَوْا - یا وہ قید کئے جائیں

نفى يَنفِي ، نَفْيًا

نکالنا، ملک بدر کرنا، قید کرنا

مِنَ الْاَرْضِ - زمین سے (نکال کر)

ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ - یہ ان کے لیے رسوائی ہے

فِي الدُّنْيَا - دنیا میں

وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ - اور ان کے لیے آخرت میں

عَذَابٌ عَظِيْمٌ - ایک بڑا عذاب ہے

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ
يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ
الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِى الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۳۳﴾

ان کی بھی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے ہیں یہ کہ ان کو قتل کیا جائے یا وہ سولی چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں یہ ذلت ان کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے

The punishment of those who wage war against Allah and His Messenger, and strive with might and main for mischief through the land is: execution, or crucifixion, or the cutting off of hands and feet from opposite sides, or exile from the land: that is their disgrace in this world, and a heavy punishment is theirs in the Hereafter;

محمد اقبال

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ یَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡہِمۡ

اس آیت کو آیتِ محاربہ کہا جاتا ہے

- محاربہ یہ ہے کہ اسلامی ریاست میں کوئی گروہ فتنہ و فساد مچا رہا ہے، دہشت گردی کر رہا ہے، خونریزی اور قتل و غارت کر رہا ہے، راہزنی اور ڈاکہ زنی کر رہا ہے، گینگ ریپ ہو رہے ہیں.... اس آیت میں ایسے لوگوں کی سزا بیان ہوئی ہے
- ان قوانین کا نفاذ۔ اسلامی ریاست میں. جہاں اسلامی قانون نافذ ہو. پورا نظام موجود ہو
- جہاں انصاف اور منصف بکتے ہوں، جہاں جھوٹی گواہیاں دینے والے ہمہ وقت دستیاب ہوں وہاں ان قوانین کو لاگو کر دیا جائے تو الٹا شریعت بدنام ہو گی
- ریاست میں حکومتی نظام اور مروّجہ قوانین دونوں کا درست ہونا لازمی ہے تب ہی یہ دونوں ایک دوسرے کو مضبوط و مستحکم کریں گے اور اسی صورت میں مطلوبہ نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ

- کسی صالح اسلامی نظام کو الٹنے اور اس کی جگہ کوئی فاسد نظام قائم کر دینے کی کوشش، دراصل خدا اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہے۔
- ان لوگوں کے لیے حسب موقع قتل کی سزا، سولی پہ لٹکانے، مخالف سمت سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے اور ان کو جلاوطن کرنے کی سزائیں - اللہ کی طرف سے
- یہ مختلف سزائیں اجمالاً بیان کر دی گئی ہیں تاکہ قاضی یا امام وقت اپنے اجتہاد سے ہر مجرم کو اس کے جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دے
- اصل مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ کسی شخص کا اسلامی حکومت کے اندر رہتے ہوئے اسلامی نظام کو الٹنے کی کوشش کرنا بدترین جرم ہے اور اسے ان انتہائی سزاؤں میں سے کوئی سزا دی جا سکتی ہے۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٤﴾

إِلَّا الَّذِينَ - سوائے ان کے جنھوں نے

تَابُوا - توبہ کی

مِن قَبْلِ أَن - اس سے پہلے کہ

تَقْدِرُوا - تم قدرت پاؤ

عَلَيْهِمْ - ان پر

فَاعْلَمُوا - پس جان لو

أَنَّ اللَّهَ - کہ اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ - بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے

اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهِمۡ‌ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ
اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ‏ ﴿۳۴﴾

مگر جو لوگ توبہ کرلیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ تمہیں معلوم
ہونا چاہیے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

Except for those who repent before they fall into your power : in that case, know that Allah is Oft-forgiving, Most Merciful

محمد اقبال

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾

- اگر یہ باغی لوگ اور یہ بڑے بڑے جرائم پیشہ افراد (محارب) حکومت کی دسترس میں آنے سے پہلے توبہ کرکے اپنے رویے کی اصلاح کرلیں، وہ فساد سے باز آگئے ہوں اور صالح نظام کو درہم برہم کرنے یا الٹنے کی کوشش چھوڑ چکے ہوں تو پھر ان کے خلاف ان کے سابق رویہ کی بناپر ان کو یہ سخت سزائیں نہیں دی جائیں گی بلکہ ان کے ساتھ رحم اور مروت کا معاملہ ہوگا
- البتہ انہوں نے اگر کسی انسان کو قتل کیا تھا یا کسی کا مال لیا تھا یا کوئی اور جرم انسانی جان ومال کے خلاف کیا تھا تو اسی جرم کے بارے میں فوجداری مقدمہ ان پر قائم کیا جائے گا۔ لیکن بغاوت اور غداری اور محاربہ کا کوئی مقدمہ نہ چلایا جائے گا۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوراج کے ساتھ یہی معاملہ کیا تھا کہ اگر تم اپنے غلط عقیدے کو اپنے تک رکھو تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا، لیکن اگر تم خونریزی کرو گے، قتل وغارت کروگے تو پھر تمہارے ساتھ رعایت نہیں کی جاسکتی۔